بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۷ | منگل ۱۸ ربیع الاول ۱۴۰۳ ہجری، ۴ صلح ۱۳۶۲ ہش، ۴ جنوری ۱۹۸۳ء | نمبر ۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۳ صلح جنوری۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج کی اطلاع مندرجہ ذیل ہے۔

"آجکل طبیعت بہت زیادہ خراب ہے۔ ایک ماہ سے زیادہ ہوگیا ہے کہ مسلسل ہائی بلڈ پریشر اور ضعف رہتا ہے عام کمزوری زیادہ ہے پیشاب میں انفیکشن بہت آرہی ہے اور ٹانگوں میں بہت کمزوری ہے"

احباب کرام سے حضرت سیدہ ممدوحہ کی جلد صحت یابی اور برکتوں اور فضلوں سے معمور طویل زندگی عطا ہونے کے لیے بالالتزام عاجزانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔

اللہ کا بے انتہا احسان اور کرم ہے کہ جلسہ سالانہ انتہائی کامیاب رہا

مستورات کو اسلامی پردہ کا پابند بنانے میں کسی مرد کو ہرگز حائل نہیں ہونا چاہیئے

کس نوعیت کا پردہ اختیار کرنا ہے اس کی اجازت نظام جماعت دیگا۔ انفرادی فیصلے کرنے کی اجازت نہیں

خواتین کے جلسہ سالانہ میں حضور ایدہ اللہ کی تقریر کے نہایت خوشکن اور ایمان افروز نتائج کا تذکرہ

مسجد اقصیٰ ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

ربوہ: ۳۱ فتح/دسمبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے اپنے خطبہ میں جلسہ سالانہ کے کامیابی و کامرانی سے گزرنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا فرمایا اور کارکنوں کی خدمات کو سراہا۔ حضور نے جلسہ سالانہ کے دیگر انتظامات پر بھی اطمینان کا اظہار فرمایا۔ نیز حضور نے جلسہ سالانہ خواتین میں ۲۷ دسمبر کو ہونے والی اپنی تقریر کے خوشکن نتائج کا بھی ذکر کیا اور یہ اہم نکتہ بیان فرمایا کہ پردے کی مختلف قسموں میں سے کوئی قسم اختیار کرنے کی اجازت نظام سلسلہ سے لینی ہوگی کوئی عورت اپنے طور پر کسی ملک کسی شہر یا کسی جگہ میں پردہ کی کوئی قسم معین نہیں کر سکتی۔ حضور نے مردوں کو بھی متنبہ کیا کہ وہ عورتوں کے صحیح اسلامی پردہ اختیار کرنے میں روک نہ بنیں۔ اس کے علاوہ حضور نے مختصر طور پر وقفِ جدید کے نئے سال کا بھی اعلان کیا اور احباب جماعت سے توقع کی کہ وہ اس سلسلے میں اپنی قربانیوں کو جاری رکھیں گے اور بلکہ پہلے سے بڑھ کر قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں گے۔

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ کا بے انتہا احسان فضل اور کرم ہے کہ ہمارا جلسہ سالانہ ہر پہلو سے انتہائی کامیابی سے اپنے اختتام کو پہنچا۔ کارکنان نے بھی مثالی خدمت کا حق ادا کیا۔ کارکنان کی حاضری رپورٹ دیکھ کر دل حمد سے بھر جاتا۔ اس سال یہ رپورٹ اللہ کے فضل سے غیر معمولی طور پر اچھی رہی۔ اگرچہ موسم ناگوار تھا اور مسائل جو جلسے کے ساتھ ہوتے ہیں بدستور تھے لیکن جلسے کا انتظام بالعموم نہایت اچھا رہا۔ اللہ تعالیٰ کارکنان کو جزائے خیر دے۔ الحمد للہ مہمانوں نے تکلیف اٹھانے کے باوجود صبر سے کام لیا۔ اب انتظامات اتنے پھیل گئے ہیں کہ اچھے معیار کی روٹی پیش کرنا بہت مشکل مسئلہ بن گیا ہے۔ اور بات تنوروں کی حد سے تو پہلے ہی آگے ہے مگر ابھی تک مشین کے ذریعے سے اعلیٰ معیار کی روٹی حاصل کرنا ممکن نہیں ہو سکا روزمرہ کام میں تو اعلیٰ روٹی مل جاتی ہے لیکن جلسہ سالانہ کے موقع پر جب ضرورت فیصلہ کرتی ہے کہ روٹی کتنی تیزی سے پکانی ہے تو صورت بعض اوقات قابو میں نہیں رہتی۔ حضور نے بتایا کہ بعض انجینئروں نے سارا سال محنت کر کے بعض نئے ذرائع استعمال کئے ہیں اور ان کے اچھے نتائج بھی برآمد ہوئے ہیں۔ اور امید ہے کہ صورت حال دن بدن بہتر سے بہتر ہوتی چلی جائے گی انشاء اللہ۔ مہمانوں نے کسی قسم کی کوئی شکایت نہیں کی اور جیسا بھی کھانا ملا ہر طرح سے صبر شکر کرتے ہوئے راضی برضا ہو کر کھاتے رہے۔ اور کوئی کلمہ ناشکری کا منہ پر نہیں لائے۔ حضور نے جلسہ سالانہ کے آخری دن جب بارش ہوتی رہی اور شدید برفیلی ہوائیں چلتی رہیں۔ احباب کرام کی قربانی اور جذبہ و جوش کا ذکر کیا۔ حضور نے فرمایا آخری دن اگرچہ موسم بہت خراب تھا لیکن مہمانوں نے حیرت انگیز صبر سے تقریر کو سنا۔ ہم تو اندر تھے۔ ہمیں تو پوری طرح احساس نہیں ہوا کہ باہر کتنی سردی ہے۔ ویسے بھی تقریر کرنے والے کا تو جسم یوں بھی گرم ہو جاتا ہے مگر بعد میں پتہ چلا کہ ساری جلسہ گاہ بھری ہوئی تھی حتیٰ کہ دیہاتی جماعتوں کے احمدی بھی گیلی پرالی پر کئی گھنٹے بیٹھے رہے اور ایک بھی اٹھ کر نہیں گیا۔ یہ حیرت انگیز نظارہ تھا جماعت کے اخلاص کا۔ کہ اس اخلاص کو دیکھ کر کسی کا دہی جملہ دہرانا پڑتا ہے کہ "اس جماعت کے اخلاص سے ڈر لگتا ہے"۔ باقی جماعتوں میں اس کی مثال تو کیا عشر عشیر، نسوواں حصہ بھی نہیں ملے گا۔ کہ طوعی نظام ہو اور انسان اس طرح سے خود کو پیش کر دے۔ جماعت کا یہ اخلاص ہمیشہ سے حضرت مسیح موعود کی صداقت کا بیّن نشان ہے۔

حضور نے فرمایا ایسے موقعہ پر حمد کا زبانوں پر جاری ہونا فرض ہی نہیں ایسے موقعے پر تو حمد دل سے نکلتی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے احسان کا جس قدر بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ اور ہم جس قدر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا شکر ادا کرتے رہیں گے۔ اللہ کے انعامات بڑھتے چلے جائیں گے اور

لئن شکرتم لازیدنکم۔

کا قانون ایسا جاری ہے کہ جو اس قانون کے تسلسل میں داخل ہو جائے اس کے لیے جہنم کا کوئی تصور ہی نہیں رہتا وہ ایک حمد سے دوسری حمد کے تسلسل میں داخل ہوتا چلا جاتا ہے اللہ اللہ کی حمد سے بھرتے اور چھلکتے رہتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس جلسہ پر اللہ کے فضلوں کا جو نظارہ خصوصیت سے سامنے آیا ہے جس کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ عورتوں کے جلسہ کے موقع پر میں نے پردے کے موضوع کو اختیار کیا۔ کیونکہ میں محسوس کرتا تھا کہ احمدی عورتوں سے پردہ غائب ہوتا جا رہا تھا۔ اس کے نتیجے میں ہلاکت خیز بلائیں منہ پھاڑے سامنے نظر آرہی تھیں کئی نسلوں کو ان کے ماں باپ اپنی غفلتوں کے نتیجے میں معاشرتی جہنم میں جھونک رہے ہیں اور صورت حال اتنی سنگین ہوتی جا رہی تھی کہ اگر بروقت اصلاح کی کوشش نہ کی جاتی تو معاملہ حد سے آگے نکل جاتا۔ حضور نے فرمایا اس لیے میں نے اپنی تقریر میں احمدی بچیوں کو سمجھایا۔ انتظامی لحاظ سے ان پر بعض سختیاں بھی کیں۔ سٹیج پر بیٹھنے کے لیے بے پردہ کو ٹکٹ نہیں دیا۔ تقریر کے بعد جس قسم کے خطوط مجھے اپنی بچیوں کے موصول ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جس طرح زخم پر مرہم کا پھایا رکھا اس سے اب محسوس ہوتا ہے کہ کوئی دکھ باقی نہیں رہا۔ تقریر سے پہلے بھی اور سختی کے انتظامات سے پہلے بھی بعض لوگوں نے مجھے ڈرایا کہ سختی نہ کرنا۔ خطرہ ہے کہ بہت سی بچیاں ضائع ہو جائیں گی۔ میں نے انہیں کہا کہ اب وقت نرمی کا نہیں رہا معاملہ حد سے آگے بڑھتا جا رہا ہے۔ اور آپ مجھے ڈرا کر احمدیوں پر بھی بدظنی کر رہے ہیں اور مجھ پر بھی بدظنی کر رہے ہیں مجھ پر اس لیے کہ میں تو اس آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کا غلام ہوں جس نے ہاری ہوئی بازیاں جیتی ہیں۔ جس نے جائے جائے نقشے اٹھائے ہیں اور یہ بچیاں یہ تو ایک جانثار قوم کی بچیاں ہیں۔ حضور نے مثال کے طور پر فرمایا اس سے میرا ذہن جنگ حنین کے واقعات کی طرف منتقل ہوا کہ جنگ میں شدت آئی اور صحابہ کے قدم اکھڑنے لگے تو سواریاں پیچھے کو بھاگیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چند جانثاروں

باقی صفحہ پر

مکرم سعید احمد صاحب چٹھہ مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ ابن مکرم چوہدری غلام احمد صاحب چٹھہ دارالصدر شمالی ربوہ کی شادی بہمراہ مکرمہ زاہدہ پروین صاحبہ بنت مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب دستگیر سوسائٹی کراچی مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۸۲ء کو عمل میں آئی۔ یہاں محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لیے دعا کروائی۔

۱۹ دسمبر کو مکرم سعید احمد صاحب چٹھہ کے گھر واقع دارالصدر شمالی میں دعوت ولیمہ بعد از نماز عشاء منعقد ہوئی۔ جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہِ شفقت شرکت فرمائی اور موجود بزرگان اور بعض غیر از جماعت دوستوں کو شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ اور سلسلہ کی دیگر مخلص خدائی خواتین نے بھی شرکت فرمائی۔ دعوت ولیمہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لیے دعا فرمائی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ۔ پبلشر مسعود احمد دہلوی۔ پرنٹر سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۲۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۸ر ربیع الاول ۱۴۰۳ھ
۴ر صلح ۱۳۶۲ ہش

ذوق وشوق اور ولولۂ عشق

کا

عدیم النظیر منظر

ہمارا ۹۰ واں جلسۂ سالانہ جو خلافتِ رابعہ کے نئے مقدس و مبارک دور کا پہلا جلسۂ سالانہ تھا بعض نئے مہتم بالشان نشانوں کو منصۂ شہود پر لانے کا موجب بنا۔ ایک مہتم بالشان نشان (جس نے جماعت میں پائے جانے والے بے مثال اخلاص و وفا اور جذبۂ فدائیت کو اس طور پر آشکار کر دکھایا کہ احباب کا ذوق وشوق اور ولولۂ عشق نقطۂ عروج پر پہنچے بغیر نہ رہا) جلسۂ سالانہ کے آخری روز یعنی ۲۸ر دسمبر ۱۹۸۲ء کو ظاہر ہوا اور اس روز چشم فلک نے ذوق وشوق اور ولولۂ عشق کا ایک ایسا منظر دیکھا کہ جو مادہ پرستی خود غرضی اور نفسا نفسی کے اس دورِ پُر آشوب میں اپنی مثال آپ تھا۔

ہوا یوں کہ اس روز آخر شب آسمان پر گہرا ابر چھا گیا۔ سرد ہوائیں چلنے لگیں اور بارش برسنے لگی۔ احباب اس حال میں نماز تہجد کے لئے بیدار ہوئے کہ مینہ برس رہا تھا اس کے باوجود لوگ اپنی قیامگاہوں سے نکل کر بارش میں بھیگتے گرتے پڑتے مسجدوں میں جا پہنچے۔ احباب جب نماز تہجد اور پھر نماز فجر ادا کرنے نیز قرآن مجید اور احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے درس سننے کے بعد سرد ہوا کے چرکے کھاتے اور انتہائی شدید سردی میں سُو سُو کرتے اپنی قیام گاہوں کو لوٹے تو ہنوز بارش کا سلسلہ جاری تھا اور وقفہ وقفہ سے بوندا باندی ہو رہی تھی۔ ناشتہ اور کھانے وغیرہ سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ بارش پھر شروع ہو گئی۔ یہاں تک کہ اس روز کے صبح کے اجلاس کا وقت آن پہنچا۔ اجلاس نو بجے شروع ہونا تھا۔ عشق و وفا اور یادِ خدا کے بہت سے متوالے شدید سردی یخ بستہ ہوا اور بارش میں ہی قیامگاہوں سے نکل کر جلسہ گاہ کی طرف چل پڑے۔ جذبۂ بے پناہ اور عشقِ الٰہی کی گرمی کے زیر اثر وہ جلسہ گاہ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ جلسہ گاہ میں وہ اسٹیج کے قریب گیلی پرالی پر اس حال میں بیٹھتے چلے گئے کہ سرد ہوا کے ساتھ ساتھ اوپر سے ہلکی پھوار بھی پڑ رہی تھی۔ نو بجے تک کئی ہزار احباب جلسہ گاہ پہنچ چکے تھے۔

ہر چند کہ دبیز وعریض سٹیج پر شامیانے لگے ہوئے تھے لیکن کئی گھنٹے کی مسلسل بارش کی وجہ سے وہ بھی چھلنی کی طرح ٹپک رہے تھے۔ چونکہ ٹپکنے کی وجہ سے دریاں اور صفیں وغیرہ لپیٹ دی گئی تھیں اس لئے سٹیج پر بیٹھنا ممکن نہ تھا۔ احباب اور تمام غیر ملکی مہمان سٹیج پر کھڑے کھڑے جلسہ شروع ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔ اسی دوران ایک دوست نے مائیک کے سامنے آکر سیدنا حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ کی نظم ؎

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلا ہو
راضی ہیں ہم اُسی میں جس میں تری رضا ہو

خوش الحانی سے پڑھنا شروع کی۔ جونہی انہوں نے نہایت پُرسوز اور دلکش آواز میں نظم کا یہ پہلا شعر پڑھا سرد ہوا کے جھونکے سہتے اور ہلکی بارش میں بھیگنے والے ہزاروں سامعین پر عجیب وارفتگی کا عالم طاری ہوا اور انہوں نے بہت پُرجوش انداز میں بے اختیار نعرہ ہائے تکبیر بلند کرنا شروع کر دیئے۔ وہ ہر شعر پر اللہ اکبر کے نعرے لگاتے چلے گئے۔ چونکہ بارش ہلکی ہوتی چلی جا رہی تھی اس کے رکنے کے انتظار میں دینی نظمیں پڑھنے کا سلسلہ خاصی دیر تک جاری رہا۔ بالآخر دس بجے کے قریب بارش کا سلسلہ بند ہوا لیکن چونکہ ہنوز ابر چھایا ہوا تھا۔ اور سرد ہوا چل رہی تھی اور مزید بارش کا امکان تھا اس لئے حضور ایدہ اللہ کی طرف سے ہدایت موصول ہوئی کہ اجلاس جلسہ گاہ کی بجائے مسجد اقصیٰ کے اندر منعقد ہو۔ اُدھر بارش رکنے کی دیر تھی کہ ہزاروں ہزار احباب جو بارش کی وجہ سے ابھی تک قیام گاہوں میں دُبکے ہوئے تھے وہ بھی جلسہ گاہ کی طرف دوڑے چلے آئے اور دیکھتے ہی دیکھتے مسجد اقصیٰ پُرشوق سامعین سے اس طرح پُر ہو گئی کہ تل دھرنے کو جگہ نہ رہی اور بعد میں آنے والے احباب کو جلسہ گاہ میں ہی گیلی پرالی پر بیٹھ کر اس جلسہ کی کارروائی سننا پڑی۔

دو بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد اقصیٰ میں تشریف لا کر ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس دوران میں احباب کی آمد کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ ہر چند کہ بارش رکی ہوئی تھی لیکن موسم بدستور خراب تھا۔ ابر، سرد ہوا اور سردی کی شدت اسی طرح قائم تھی بلکہ دن ڈھلنے کی وجہ سے اس کی شدت میں مسلسل اضافہ ہو رہا تھا۔ حضور کے اختتامی خطاب کے دوران جو دو گھنٹہ سے زائد عرصہ تک جاری رہا۔ نہ صرف یہ کہ مسجد اقصیٰ اور اس کا صحن پُرشوق سامعین سے پوری طرح بھرا ہوا تھا بلکہ جلسہ گاہ کے آخری سرے تک احباب خنک ہوا اور انتہائی سردی کے باوجود ابر آلود کھلے آسمان کے نیچے گیلی پرالی پر یوں جمے بیٹھے حضور کا پُر معارف خطاب سُن رہے اور سر دُھن رہے تھے کہ انہیں نہ سردی کی شدت کا احساس تھا اور نہ سُن کر دینے والی خنک ہوا کا۔ وہ علوم و معارف سے اپنی جھولیاں بھرنے اور ذکر الٰہی کرنے میں کچھ ایسے مصروف تھے کہ انہیں دنیا و مافیہا کی کچھ خبر نہ تھی۔ ذوق وشوق و ولولۂ عشق اور محبتِ الٰہی کی آگ نے انہیں ایسا گرما رکھا تھا کہ سرد موسم کی شدت کو خاطر میں لانے کا سرے سے سوال ہی پیدا نہ ہوا۔ یہ ایک ایسا روح پرور منظر تھا کہ جس کی یاد دل و دماغ سے کبھی محو نہیں ہو سکتی بلکہ ہمیشہ روحوں کو گرماتی اور دلوں کو ابھارتی رہے گی:

لاکھوں احباب کے صدق وصفا۔ اخلاص و وفا اور للّٰہیت و فدائیت کی یہ عدیم النظیر کیفیت اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ایک درخشندہ نشان کی حامل تھی۔ جو ایمانوں کو ایک نئی پختگی، قلوب و اذہان کو ایک نئی جلا اور روحوں کو غیر معمولی بالیدگی سے ہمکنار کرنے اور خدمتِ اسلام کے عزائم کو بلند سے بلند تر کرنے کا موجب بنی۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے حقیقی بندوں کی ایک صفت یہ بیان کی ہے کہ:

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ
اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ (النور آیت ۳۸)

یعنی یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے سے اور زکوٰۃ کے دینے سے نہ تجارت غافل کرتی ہے اور نہ سودا بیچنا غافل کرتا ہے۔

جلسہ سالانہ پر آنے والے لاکھوں احباب جلسہ میں شرکت کی خاطر اپنی تمام دنیوی مصروفیات سے منہ موڑ کر کھنچے چلے آتے ہیں اور اس طرح ثابت کر دکھاتے ہیں کہ انہیں اللہ کے ذکر سے نماز کے قائم کرنے سے اور دین کی راہ میں اپنے اموال پیش کرنے سے دنیاوی مفاد کا لالچ غافل نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق کے نتیجہ میں امسال جلسہ میں شرکت کی سعادت سے بہرہ ور ہونے والے لاکھوں خوش نصیبوں نے اپنے عمل سے ثابت کر دکھایا کہ موسم کی شدت اور ناموافقت بھی ان کے ذکر الٰہی اقام الصلوٰۃ اور انفاق فی سبیل اللہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ انہیں اس افضل الرسلؐ کی غلامی کا شرف حاصل ہے۔ جس کی نماز جس کی قربانی جس کا جینا اور مرنا سب اللہ کے لئے تھا۔ اس کی کامل پیروی اور اتباع کی برکت سے ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اور ان کا سب کچھ خدا ہی کے لئے ہے۔ اس لئے بڑی سے بڑی مشکل یا مہیب سے مہیب ابتلاء بھی انہیں ذکر الٰہی۔ اقام الصلوٰۃ اور انفاق فی سبیل اللہ سے نہیں روک سکتا۔ بلکہ ان کے جذبۂ شوق کو ابھارنے اور خدمت دین کے عزائم کو بلند سے بلند تر کرنے کا موجب بنتا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے اور وہ جسے چاہتا ہے اُسے اس سے نوازتا ہے۔

دفتر اوّل قیامت تک جاری رہے

ہمارے محبوب امام حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرماتے ہوئے خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ر نومبر ۱۹۸۲ء میں فرمایا۔

"میری خواہش یہ ہے کہ یہ دفتر قیامت تک جاری رہے اور جو لوگ ایک دفعہ اسلام کی ایک مثالی خدمت کر چکے ہیں ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندے دیتی رہیں اور ایک بھی دن ایسا نہ آئے جب ہم یہ کہیں کہ اس دفتر کا ایک آدمی فوت ہو چکا ہے خدا کے نزدیک بھی وہ زندہ ہیں اور قربانیوں کے لحاظ سے اس دنیا میں بھی ان کی زندگی کی علامتیں ہمیں نظر آتی رہیں"

دفتر اوّل کے مجاہدین کے لواحقین توجہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں تعمیل ارشاد کی توفیق سعید بخشے آمین۔ (وسیلۃ المالح اوّلح۔ تحریک جدید۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء اجلاس اوّل ۲۶ دسمبر ۱۹۸۲ء

اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کا اسلامی تصوّر

تجھے سب زور و قدرت ہے خدایا — تجھے پایا، ہر اک مطلب کو پایا
ہر اک عاشق نے ہے، اک بُت بنایا — ہمارے دل میں، یہ دلبر سمایا
وُہی آرامِ جاں، اور دل کو بھایا — وہی جس کو کہیں، ربُّ البرایا

ہوا ظاہر وہ مجھ پر بالایادی
فسبحان الّذی اخزی الاعادی

(مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد ربوہ)

صانع حقیقی اور موجد میں واضح فرق

بعض عناصر انسانی ایجادات کو دیکھ کر اس غلط فہمی کا شکار ہو گئے تھے کہ صانعِ حقیقی اور عہدِ حاضر کے موجد دونوں ہی ایک جیسی قدرت رکھتے ہیں حضرت اقدس نے اس مغالطہ کا پردہ چاک کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"خدا کے ساتھ کوئی موجد برابر نہیں ہو سکتا کیونکہ گو کوئی شخص ریل کا موجد ہو یا تار کا یا فوٹوگراف کا یا پریس کا یا کسی اور صنعت کا، اس کو اقرار کرنا پڑتا ہے کہ وہ ان قوتوں کا موجد نہیں جن قوتوں کے استعمال سے وہ کسی صنعت کو تیار کرتا ہے بلکہ یہ تمام موجد بنی بنائی قوتوں سے کام لیتے ہیں جیسا کہ انجن چلانے میں بھاپ کی طاقتوں سے کام لیا جاتا ہے۔ پس فرق یہی ہے کہ خدا نے عنصر وغیرہ میں یہ طاقتیں خود پیدا کی ہیں۔ مگر یہ لوگ خود طاقتیں اور قوتیں پیدا نہیں کر سکتے"۔

(نسیم دعوت صفحہ ۲۳)

بعض صفات الٰہیہ بظاہر مکرر نظر آتی ہیں لیکن غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے اندر ایک نہایت لطیف اور باریک اور پُر اسرار فرق ہے اور سیدنا حضرت مصلح موعود نے "دیباچہ تفسیر القرآن" میں اس پر نہایت ایمان افروز رنگ میں روشنی ڈالی ہے۔ جس کی طرف اس وقت میں اشارہ ہی کر سکتا ہوں۔ دوسرے مقامات کی طرح اسکی تفصیل بھی میرے اصل مقالہ میں موجود ہے۔ جو انشاء اللہ و بتوفیقہ تعالیٰ جلد شائع ہو جائے گا۔

لطیف و خبیر خدا

اسلامی تصوّر کے مطابق اللہ جلّ شانہٗ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ قرآن شریف نے خدائے عزوجل کے غیر محدود ہونے پر علاوہ اور دلائل کے یہ دلیل بھی دی ہے کہ

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۫ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝

(الانعام ۱۰۴)

نظریں اس تک نہیں پہنچ سکتیں لیکن وہ نظروں تک پہنچتا ہے۔ (یعنی انسان اپنے علم کے زور سے اُسے نہیں دیکھ سکتا مگر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اس کے پاس آکر جلوہ گر ہوتا ہے اور اس طرح انسان کو اس کی رؤیت نصیب ہوتی ہے) نظریں کیوں نہیں پہنچ سکتیں۔ اس کی دلیل یہ دی ہے کہ وہ لطیف و خبیر ہے۔ عصرِ حاضر کے سائنسی اکتشافات اور ایجادات نے ثابت کر دیا ہے کہ اس کائنات کی تخلیقی کڑیاں جوں جوں لطیف سے لطیف تر ہوتی جاتی ہیں ان میں بے پناہ قوت کا اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے مثلاً مادہ یعنی ایٹم ATOM ہے جسے ذرّہ کہتے ہیں۔ ایٹم کیا ہے اور اس کے نیوکلیس NUCLEUS پروٹونز PROTONS الیکٹرونز ELECTRONS اور نیوٹرونز NEUTRONS اور دوسرے بنیادی ذرات کی ساخت کیا ہے؟۔ اور کس طرح ان کو توڑ کر ایٹمی توانائی حاصل کی جاتی ہے۔ مجھے اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ مجھے صرف یہ بتانا ہے کہ وہ ایٹم جس کی بے پناہ اور خوفناک قوت و طاقت نے دنیا میں زبردست تہلکہ مچا دیا ہے اور سائنسدان اس کی ہلاکت آفرینیوں اور بربادیوں کے تصوّر سے لرز رہے ہیں۔ کسی نے آج تک اس کو نہیں دیکھا اور آپ معلوم کر کے یقیناً حیرت زدہ رہ جائیں گے کہ آکسیجن کے اربوں کھربوں ایٹم کی ضخامت بال کے ایک ٹکڑے کے برابر بھی نہیں ہوتی اور کاغذ کی پن کے سر پر ایک ہی لائن میں تقریباً بیس لاکھ ایٹم رکھے جا سکتے ہیں۔ (سائنس شاہراہ ترقی صفحہ ۱۳۹)

اس انکشاف کے پیشِ نظر ہر انسان کو بالآخر یہ قرآنی صداقت تسلیم کرنا پڑے گی کہ وہ لطیف خدا جو سب لطیف اشیاء سے بھی لطیف تر ہے اور کسی قسم کے مادہ سے بھی نہیں بنا خواہ وہ کتنا لطیف اور مخلوق بھی نہیں بلکہ ایٹم کا بھی خالق ہے۔ اور تمام کائنات کے ذرّہ ذرّہ سے باخبر ہے۔ وہ کیونکر محدود ہو سکتا ہے؟؟؟ اور مادی اور محدود آنکھ اسے کیسے دیکھ سکتی ہے؟؟؟

خدا دکھانے کا مطالبہ اور اسکا پُر لطف جواب

حضرت مصلح موعود نے ۱۹۲۱ء میں اپنے معرکہ آراء لیکچر "ہستی باری تعالیٰ" کے دوران یہ پُر لطف واقعہ سنایا کہ ایک شخص نے جو جرمنی سے ہو کر آیا تھا ایک احمدی دوست سے گفتگو کے دوران کہا کہ اگر خدا ہے تو دکھاؤ۔ حسین تو اپنے آپ کو دکھاتے ہیں۔ اگر خدا سب سے زیادہ حسین ہے تو کیوں چھپا ہوا ہے؟ احمدی دوست نے کاغذ پر لفظ "اللہ" لکھ کر دور سے دکھایا۔ اس نے کہا کچھ نظر نہیں آتا۔ پھر اس سے کہا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں یہ بھی فرماتا ہے کہ میں انسان سے اسکی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں۔ یہ کہہ کر یہی کاغذ اس کی آنکھوں کے بالکل قریب رکھ دیا اور کہا بتاؤ اب تمہیں کیا نظر آتا ہے؟ اس نے کہا اب تو کچھ نہیں نظر آتا۔ اس پر احمدی دوست نے کہا کہ جب خدا اس سے بھی زیادہ شہ رگ کے قریب ہے وہ تمہیں ان آنکھوں سے کس طرح نظر آجائے

(ہستی باری تعالیٰ صفحہ ۲۰-۲۱)

عرش کی اصطلاح کا مطلب

جیسا کہ حضرت اقدس نے لکھا ہے کہ:۔

"قرآن شریف میں ایکطرف تو یہ بیان کیا ہے کہ خدا کا اپنی مخلوق سے شدید تعلق ہے اور وہ ہر ایک جان کی جان ہے۔ اور ہر ایک ہستی اسی کے سہارے سے ہے۔ پھر دوسری طرف اس غلطی سے محفوظ رکھنے کے لئے کہ تا اس کے تعلق سے جو انسان کے ساتھ ہے، کوئی شخص انسان کو اس کا عین ہی نہ سمجھ بیٹھے جیسا کہ ویدانت سمجھتے ہیں یہ بھی فرما دیا کہ وہ سب سے برتر اور تمام مخلوق سے وراء الوراء مقام پر ہے۔ جس کو شریعت کی اصطلاح میں عرش کہتے ہیں اور عرش کوئی مخلوق چیز نہیں ہے صرف وراء الوراء مرتبہ کا نام ہے نہ کہ کوئی ایسا تخت ہے جس پر خدا تعالیٰ کو انسان کی طرح بیٹھا ہوا تصوّر کیا جائے"۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۹)

(روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۸)

بعض مغربی مفکرین کی ناپاک جسارت

عرش سے متعلق اس اسلامی تصوّر پر جسے حضرت اقدس نے انیسویں صدی میں کمال صراحت سے پیش فرمایا ہے۔ کوئی غیر مسلم اعتراض نہیں کر سکتا۔ جہاں تک مغرب کے نام نہاد مفکروں اور دانشوروں کا تعلق ہے وہ دراصل عرش کی ایک خود ساختہ اور فرضی اور افسانوی تعبیر اسلام کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر جان ولیم ڈریپر (JOHN - WILLIAM DRAPER) نیویارک یونیورسٹی کے مشہور کیمیادان اور پروفیسر تھے ان کی بہت سی تصانیف علم ابرق اور کیمیا پر ہیں وہ ان فنون میں بہت سی اختراعات کے موجد بھی تھے۔ ان کی سب سے مشہور کتاب "معرکہ مذہب و سائنس کی تاریخ" HISTORY OF THE CONFLICT BETWEEN RELIGION & SCIENCE ہے۔ اس کتاب میں ڈریپر نے اسلام کے خدا کا یہ جعلی تخیل پیش کیا کہ

"اسلام کے خدا کی صورت شاید کفر آلودہ عیسائیت کے خدا کی شکل کی بہ نسبت زیادہ مہیب اور بارعب ہے بات یہ ہے کہ خدا کو انسانی صفات سے متصف کرنے کا خیال ان لوگوں کے دلوں سے محو نہیں ہو سکتا جو حکمت آشنا نہیں ہیں۔ ان کا خدا زیادہ سے زیادہ گویا ایک دیو ہیکل انسان ہے جس کا سر آسمان سے لگا ہوا ہے اور ٹانگیں زمین پر ہیں۔ قرآن کی رُو سے زمین ایک سطح مربع ہے جس کے کناروں پر بڑے بڑے پہاڑ واقع ہیں۔ آسمان کے اوپر بہشت کی بنیاد ہے جس کی سات منزلیں ہیں۔ سب سے اونچی منزل خدا کا مسکن ہے جہاں وہ دیو پیکر انسان کی شکل میں ایک تخت پر بیٹھا ہے اور اس تخت کے دونوں طرف اسی طرح کے ذوالجناح بیل ہیں، جیسے قدیم سریانی بادشاہوں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے محل میں ہوتے تھے۔ (ترجمہ)
(بحوالہ مقالات شبلی جلد چہارم ص۱۸۴ مطبع معارف اعظم گڑھ ۱۹۳۴ء)

پاپوش سے لگائی کرن آفتاب کی
جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

یہاں یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ ڈاکٹر جان ولیم ڈریپر ۱۸۸۲ء میں یعنی آج سے ٹھیک ایک صدی قبل فوت ہوئے۔ اسی سال اسلام کے خدا نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل بانی جماعت احمدیہ کو قیام توحید کے لیے کھڑا کیا اور اپنے پاک وعدوں کے مطابق خدمتِ اسلام کے لیے ایک بین الاقوامی جماعت بخشی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اسلام کے خلاف امریکہ کے منفی رجحانات نہایت تیزی سے بدل رہے ہیں اور افکار و خیالات میں نمایاں تبدیلی آچکی ہے چنانچہ امریکہ سے عیسائی سکالرز کی طرف سے "COLLIER'S ENCYCLO-PEDIA" شائع ہوا ہے جس میں الفاظ "اللہ" کے ماتحت اسلامی نقطہ نگاہ پر غیر جانبدارانہ نوٹ شائع ہوا ہے اور جس میں ڈاکٹر ڈریپر کے مضحکہ خیز خیال کا ذکر ہی نہیں کیا گیا۔ ؎

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
بنعش پھر چلنے لگی مردوں کی ناگاہ زندہ وار

آسماں پر دعوتِ حق کے لیے ایک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار

(باقی)

کیا آپ!
• چندہ عام • حصہ آمد
• چندہ جلسہ سالانہ
ادا فرما چکے ہیں؟
(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

مقابلہ مضمون نویسی

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے منعقد کردہ "سالانہ مقابلہ مضمون نویسی" کے لئے یہ عنوان مقرر ہوا ہے

"سیرت حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ"

یہ مقالہ دو سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ مقالہ مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ یکم جولائی ۱۹۸۳ء ہے۔

تمام اطفال و ناصرات سے گذارش ہے کہ اس مقابلہ میں حصہ لیں اور ابھی سے اس کے لئے تیاری شروع کر دیں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

جماعتِ احمدیہ کراچی کے قافلہ کیساتھ تشریف لے جانیوالے تین غیر از جماعت معززین کا

سپین کا پہلا سفر اور ان کے تاثرات

مکرم مسعود احمد صاحب ایڈووکیٹ (جو مبائع نہیں ہیں) اپنے دو دوستوں (مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب کھیڑا ایڈووکیٹ اور مکرم سید امجد حسین شاہ صاحب ایڈووکیٹ کراچی) کے ساتھ سپین میں "مسجد بشارت" کے افتتاح کے موقع پر جماعت احمدیہ کراچی کے قافلہ کے ساتھ پیدرو آباد تشریف لے گئے تھے۔ مکرم بٹ صاحب نے اس بابرکت سفر کے تاثرات بصورت مضمون تحریر فرمائے ہیں۔ ملاقات کے دوران محترم بٹ صاحب نے فرمایا کہ "مسجد کے افتتاح کی یہ شاندار تقریب ان کی زندگی کا سب سے اہم ترین واقعہ ہے جو آئندہ شاید ہی دیکھنا میسر ہو اور یہ بابرکت نظارہ ان کی آنکھوں کے سامنے بار بار آتا ہے۔" ان کا تحریر کردہ مضمون جو ہمیں مکرم عبدالرشید صاحب سماٹری مہتمم اشاعت و قلمی دوستی مجلس انصاراللہ ضلع کراچی کی وساطت سے موصول ہوا ہے، قارئین کی خدمت میں پیش ہے (ادارہ)

محترم مسعود احمد صاحب بٹ
ایڈووکیٹ۔ کراچی

• مرزا صاحبان (محترم مرزا عبدالرحیم صاحب ایڈووکیٹ و محترم مرزا عبدالرشید صاحب ایڈووکیٹ) و محترم چوہدری مبارک احمد صاحب بیرسٹر ایٹ لا کراچی سے میرے دیرینہ مراسم ہیں۔ یہ مراسم صرف ہم پیشہ ہونے کی وجہ سے ہی نہیں ہیں بلکہ ۱۹۵۱ء سے جب میں کراچی آیا تو محترم چوہدری عبدالمجید صاحب ایڈووکیٹ برادرِ بزرگ محترم چوہدری مبارک احمد صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ ہم دونوں ایک ہی محکمہ میں ملازم تھے

• جب سپین میں جماعت احمدیہ کی طرف سے مسجد کا افتتاح قریب آیا تو مجھے جناب مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب اور جناب چوہدری مبارک احمد صاحب نے پوچھا کہ اگر میں جانا چاہتا ہوں تو وہ ضروری اجازت حاصل کر لیں گے۔ اس سے قبل محترم عبدالرشید صاحب سماٹری بھی کہہ چکے تھے میں ضرور جاؤں اور میرے چچازاد بھائی مکرم خواجہ سلیم احمد صاحب نے بھی مشورہ دیا کہ جاؤ ہمارے خاندان کی نمائندگی بھی ہو جائے گی۔

• پھر ہر روز مبارک احمد صاحب زور دیتے رہے کہ "تیار ہو" "چلو" بلکہ انہوں نے دو ایڈووکیٹ دوستوں کو یعنی مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب کھیڑا اور مکرم سید امجد حسین شاہ صاحب کو بھی کہا کہ وہ بھی چلیں۔

• جوں جوں وقت قریب آتا گیا ہم تینوں یعنی چوہدری ریاض احمد صاحب کھیڑا اور سید امجد حسین شاہ صاحب اور میں خود کبھی پروگرام بناتے اور کبھی رہ جاتا حتیٰ کہ ۲۰ اگست ۱۹۸۲ء کا دن آپہنچا۔ اس دن شام جناب مبارک احمد صاحب میرے ہاں آئے اور پھر ریاض صاحب کے ہاں گئے اور پھر دھرنا دے کر بیٹھ گئے کہ تم لوگ ہاں کرو گے تو جاؤں گا ورنہ نہیں۔ میری اہلیہ نے کہا کہ میں ضرور اس مبارک سفر میں شرکت کروں اور انسان کو کبھی نیک کام میں پیچھے نہیں رہنا چاہیئے۔ خدا ہماری مدد کرے گا۔ بہرحال ہم دونوں نے ہاں کر لی اور دوسرے دن تمام ضروری کاغذات مکرم مبارک احمد صاحب کے سپرد کر دیئے۔ سید امجد حسین شاہ صاحب کو بھی تیار کر لیا اور یوں ہم تینوں دوست خدا کا نام لے کر اس سفر کی تیاری میں لگ گئے۔ 8/7 ستمبر 82ء کی درمیانی رات دو بج کر ۳۵ منٹ پر ہمارا جہاز ایمسٹرم کے لئے روانہ ہوا۔ صبح ۱۰ بجے ہم ہالینڈ کی ائرپورٹ پر بخیریت پہنچ گئے۔

• وہاں ۳½ گھنٹے کی انتظار کے بعد دوسرے جہاز کے ذریعہ میڈرڈ کے لئے روانہ ہو گئے۔ میڈرڈ ائرپورٹ پر ہمارا جہاز دوپہر سوا ایک بجے پہنچ گیا اور کسٹم وغیرہ کے بعد باہر نکلے تو بس ہمیں قرطبہ لے جانے کے لئے تیار کھڑی تھی۔ یوں تقریباً ۲ بجے دوپہر ۵۹۔ افراد کا قافلہ بذریعہ بس میڈرڈ سے قرطبہ کی جانب رواں دواں ہو گیا۔ پیدرو آباد کا قصبہ قرطبہ۔ میڈرڈ شاہراہ پر واقع ہے۔ مسجد احمدیہ کا محل وقوع نہایت شاندار اور نمایاں ہے۔ آنے جانے والی ہر گاڑی مسجد کے سامنے سے گزرتی ہے اور مسجد دور ہی سے نظر آنے لگتی ہے۔ مسجد کے ساتھ اندر جانے والی بغلی سڑک قصبہ پیدرو آباد جاتی ہے۔ دائیں جانب مسجد ہے اور بائیں جانب ایک قطعہ زمین چھوڑ کر عین مسجد کے ہی سامنے گرجا گھر ہے۔ اور یہ دونوں ایک دوسرے کے لئے ایک چیلنج رکھتے ہیں۔ ہماری بس جوں جوں قرطبہ کی جانب بڑھتی گئی ہمارے ذوق و شوق میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ شام ہونے کو تھی کہ ہماری بس الکارپو نامی قصبے سے آگے بڑھی اور جوں ہی تھوڑی دور گئے مسجد کے مینار نظر آنے لگے۔ ہماری بس وہاں بغیر رکے آگے بڑھ گئی۔ رات ہونے کو تھی اور پاکستان سے روانگی کے بعد اور سفر میں ۲۲ گھنٹے ہو چکے تھے مسجد میں کافی لوگ اس وقت موجود تھے۔ قرطبہ میں ہوٹل گراں کا پل تان میں بند و بست تھا۔ سب لوگ تھکے ہارے وہاں پہنچے اور صبح کے انتظار میں رختِ سفر کھولا۔

صبح مسجد آئے تو وہاں مقامی لوگوں کا تانتا بندھا ہوا تھا۔ بچے، بوڑھے، نوجوان، شوق در شوق آتے اور خوش اخلاقی سے سب نئے آنے والوں سے ملتے۔

پیدرو آباد کے قصبے میں ہم لوگ گئے اور کئی جگہ ہمیں "ہیلو السلام علیکم" کہہ کر مقامی لوگوں نے خوش آمدید کہا جس سے احمدیہ مشن کے فعال ہونے کا واضح ثبوت ملتا ہے۔ پیدرو آباد سے قرطبہ لوٹے تو مسجد قرطبہ دیکھنے کے لئے چلے گئے۔ دل میں حسرت تھی کہ دنیا کی سب سے بڑی مسقف مسجد دیکھیں گے۔ مسجد قرطبہ کے اندر داخل تو خوشی خوشی ہوئے کہ ہم بھی ان چند خوش نصیبوں میں سے ہیں جن کو خدا نے جماعت احمدیہ کی وساطت سے یہ سعادت بخشی ہے کہ اسلام کے اس عظیم گہوارے کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ اس کی در و دیوار اور گنبدوں کو اپنے ہاتھوں سے مس کریں اور اس کی زمین کو سجدے سے بوسہ دیں مگر اندر داخل ہوتے ہی ہماری خوشی بہت ہی قلیل ثابت ہوئی اور دل دھک کر کے رہ گیا۔ اے خدا! یہ کیا ہے مسجد کی ہیئت ہی بدل دی گئی ہے اور صدیوں کی رواداری اور مذہبی آزادی جو مسلمانوں نے کیتھولک اسپین کے باشندوں کو دی ہوئی تھی اس کا صلہ انہوں نے یوں دیا کہ مسجد قرطبہ کے اندر تقریباً ۲۲ گرجا گھر ہیں جبکہ مسجد کا پیٹ پھاڑ کر ایک دیو ہیکل گرجا بھی بنایا گیا ہے یہ منظر دیکھ کر دل بیٹھ گیا۔ سیاح حضرات کی ٹولیاں اپنے اپنے گائیڈوں کی مدد سے مسجد کو دیکھ رہی تھیں۔ بصد مشکل ہم لوگوں نے دو دو نفل مسجد میں پڑھے اور یوں اس کے فرش پر سالہا سال کے بعد سجدہ ریز ہونے والوں کی صف میں شامل ہو گئے۔ گائیڈ آیا مگر اس نے ہمیں منع نہیں کیا نہ جانے کیوں؟ حالانکہ کہا جاتا ہے کہ مسجد میں نماز ادا کرنے نہیں دیتے نہیں تو نجانے کن خیالات میں کھو گیا اور خیالات کے اس وسیع سمندر میں ڈوبتا چلا گیا۔ صدیوں پہلے اس مسجد کی کیا شان ہو گی۔ عبدالرحمٰن الداخل۔ الحکم، ہشام المنصور۔ ابن رشد۔ ابن خرم۔ اور نہ جانے کون کون جلیل القدر ہستیاں یہاں سجدہ ریز ہوئیں اور جلوہ افروز ہوتیں۔ لاکھوں فرزندانِ اسلام جب خدا کے سامنے سربسجود ہوتے ہوں گے تو کیا شان ہوتی ہو گی اس مسجد کی۔ پھر خیالات ہی کے اس تلاطم میں ہر طرف اندھیرا گھپ اندھیرا چھاتا چلا گیا حتیٰ کہ دور ۳۲ کلومیٹر دور ایک مدھم روشنی کا دیا جلتا ہوا دکھائی دیا۔ یہ مسجد جو جماعت احمدیہ نے قرطبہ سے ۳۲ کلومیٹر دور پیدرو آباد کے قصبے میں بنائی ہے یوں لگا کہ امید کی ایک کرن ہے روشنی کا ایک مینار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے جس سے خدا کے فضل و کرم سے آنے والا دیکھ لے گا کہ یہ روشنی دن بدن پھیلتی ہی چلی جائے گی۔ حتیٰ کہ ایک دن سارا اسپین اس کی ضیا سے منور ہو جائے گا۔ آمین۔

امید اور روشنی کی اس کرن نے میرے دل میں ایمان کی ایک مضبوط میخ ٹھونک دی اور یوں خدا نے میرے حزن و ملال کا مداوا کر دیا۔ قرطبہ میں پیدرو آباد میں ہمیں کہیں بھی اجنبیت کا ذرہ بھر احساس نہیں ہوا۔ ہم لوگ اسپینش نہیں جانتے تھے اور وہ انگریزی زبان سے نابلد تھے۔ ہمیں صرف "سی" (ہاں) اور "ناوا" (نہیں) ہی آتا تھا اور دیگر چند الفاظ۔ پھر بھی اگر کہیں ہمیں دقت ہوتی تو وہ لوگ بڑے اخلاق سے ہماری مدد کرتے۔

۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو صبح ہم مسجد میں پہنچے اس دن مسجد کا باضابطہ افتتاح ہونا تھا صبح سے ہی مسجد میں احمدی حضرات اور مقامی لوگ آنا شروع ہو گئے۔ عید کا سا سماں تھا۔ جمعہ کی نماز کے وقت جب مؤذن نے پہلی بار آذان کہی تو ایسے معلوم ہوا جیسے گھپ اندھیرے میں کسی نے بجلی کا بہت بڑا بلب روشن کر دیا عجیب سماں بندھا جو صرف محسوس کیا جا سکتا ہے بیان سے باہر ہے شام کو مسجد کے صحن میں کرسیاں بچھا دی گئیں اور لوگ آنا شروع ہوئے بوڑھے بچے اور جوان۔ اعلان کیا گیا کہ مقامی لوگوں کے لئے کرسیاں خالی کرنا پڑیں تو کریں یہ لوگ ہمارے مہمان ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ چند ہی منٹوں کے بعد میں مبارک صاحب چوہدری ریاض اور امجد حسین شاہ صاحب اور دیگر تمام لوگ دوسری قطار سے پیچھے آتے آتے مسجد کی جالی دار دیوار کے پاس پہنچ گئے اور کرسیاں خالی کرنا پڑیں مگر پھر بھی لوگوں کا سیلاب آتا ہی گیا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک بوڑھی خاتون جس سے چلا نہیں جاتا تھا وہ اپنی بیٹی اور بیٹے کے ساتھ بیساکھیوں کی مدد سے مسجد میں آئی اور اختتام تک تقریب میں شامل رہی۔ میرے اندازے کے مطابق مقامی لوگ تین ہزار سے کم نہ تھے اور اتنی ہی تعداد احمدی حضرات کی تھی جو دنیا کے کونے کونے سے وہاں جمع ہوئے تھے۔ رات گئے تک وہاں کے لوگ اسلام کے بارے میں پمفلٹ لیتے رہے اور نہایت ہی پیار سے دلچسپی کا اظہار کرتے رہے مجھے وہاں پر یہ بھی پتہ چلا کہ جب مسجد بن رہی تھی تو کسی مقامی بوڑھے نے اپنے کسی نوجوان سے پوچھا کہ یہ کیا اکھیڑ رہا ہے۔ تو اس نے اپنے گرجا کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ THIS IS DEAD GOD اور پھر مسجد کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ & THIS IS UPCOMING LIVING GOD

افتتاح کے دن حضرت امام جماعت احمدیہ نے نہایت ہی دلسوز اور بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ اور تمام اسپین کو محبت، الفت اور بھائی چارے کا عالمگیر پیغام دیا "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" یہ ماٹو مسجد کی بیرونی دیوار پر بھی نقش ہے اور ہر آنے جانے والے کو اسلام کے عظیم پیغام سے مطلع کرتا ہے۔

ہماری کیفیت ایسی ہو گئی تھی کہ قرطبہ جا کر پھر واپس پیدرو آباد آ جانے کو دل چاہتا تھا میرے دوست چوہدری ریاض احمد کھیڑا صاحب تو ہمیشہ کہتے کہ اب "بشارت آباد" پھر کب جانا ہو گا؟ "بشارت آباد۔ نہیں بھئی پیدرو آباد ہے" وہ مسکرا کر کہتے تم جو چاہو کہو میں تو "بشارت آباد" ہی کہوں گا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ یہ قصبہ بچ نہیں سکتا یہ تو بشارت آباد ہو ہی چکا ہے۔

بہر حال ہمارا یہ دورہ سپین نہایت کامیاب، مبارک اور بصیرت افروز رہا۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے سپین میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے نشانات دیکھے ہیں اور خدا سے دعا گو ہیں کہ وہ جماعت احمدیہ کی اس مسجد کے ذریعے نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پھیلا دے آمین ثم آمین۔

آخر میں، میں جناب چوہدری احمد مختار صاحب مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب، چوہدری نذیر احمد صاحب اور باقی سب منتظمین کا اپنے اور اپنے غیر احمدی دوستوں کی جانب سے تہ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے ہمارے ساتھ نہایت محبت سے گویا پدرانہ سلوک کیا اور ہمارے اس سفر کو بابرکت بنانے میں نہایت فراخدلی کا مظاہرہ کیا۔

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ

کے ساتھ پیچھے رہ گئے اس وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جن مہاجرین و انصار کو پکارا گیا تو جن جن کے کانوں میں آواز پڑی ان کی سواری اگر نہ مڑی تو انہوں نے اپنی تلواروں سے پہلے سواریوں کی گردنیں کاٹ دیں اور پیدل آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد پہنچے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقعہ پر جس طرز عمل کا مظاہرہ فرمایا اس کو دیکھ کر روح وجد میں آ جاتی ہے آپؐ نے ان کفار کو جو صحابہ کے پیچھے بھاگ رہے تھے رجزیہ شعر پڑھ کر اپنی طرف متوجہ کیا کہ اگر صحابہ کو اس وجہ سے مارنا ہے کہ وہ اللہ کے نبی پر ایمان لائے ہیں تو میری طرف آؤ وہ نبی تو میں ہوں۔ اگر بنی عبدالمطلب سے دشمنی ہے تو اس خاندان کا سربراہ میں ہوں میری طرف آؤ۔ حضور نے فرمایا جنگ کے اس نازک ترین لمحے میں غلبہ پاتے ہوئے دشمن کو اپنی طرف متوجہ کرنے والا سپہ سالار دنیا میں اور کوئی نظر نہیں آئیگا۔

حضور نے فرمایا ہم بھی تو اسی آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے تربیت یافتہ ہیں۔ ہم اپنی بیٹیوں کو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی خاطر بلائیں گے تو وہ لازماً پلٹیں گی۔ خدا تعالیٰ مسیح موعود کی بیٹیوں کو ضائع نہیں کرے گا جب میں احمدی بچیوں کے خطوط پڑھتا تھا تو دل حمد سے بھر جاتا تھا اور دل سے دعا نکلتی تھی۔ یہ وہ جماعت ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود کو عطا ہوئی ہے جس کو اسوۂ محمدؐ عطا ہوا ہے اسی اسوہ کو حرز جاں بنا کر رگ و پے میں سرایت کر لیں اور ایسی زندگی پائیں جس میں دنیا کو کوئی دخل نہیں رہے گا۔

حضور نے فرمایا میں نے چاہا کہ میں جماعت کو مطلع کروں کہ وہ خطرات جو منڈلا رہے تھے ٹل گئے اور ٹل جائیں گے ساری دنیا میں اسلامی پردے کے نفاذ کا سہرا انشاء اللہ احمدی عورتوں کے سر ہو گا ہم وہ ساری اقدار واپس لائیں گے جو کھو دی گئی ہیں۔

حضور نے فرمایا سٹیج کے ٹکٹوں سے بے پردہ عورتوں کو روکا گیا۔ یہ ناانصافی تو نہیں سٹیج پر بیٹھنا کسی کا حق تو نہیں۔ اس سلسلے میں بعض پردہ دار بچیوں کو بھی محروم کر دیا گیا وہ ایسی جگہ سے آئی تھیں جہاں چادر کا پردہ سختی سے رائج ہے انہیں محروم کرنا تو بے گرنا انصافی نہیں۔ اس لئے میں نے کہا کہ صبر سے کام لیں غلطی ہو گئی ہے یہی سمجھ لیں کہ ہمارا کوئی حق ہے سٹیج پر بیٹھنے کے لئے۔ اگر یہ رد عمل ہوتا تو اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو اور بھی بڑھاتا۔

حضور نے پردے کے بارے میں ایک نکتہ یہ بھی بیان فرمایا کہ لیڈی ڈاکٹر زیا مریضوں کی دیکھ بھال کرنے والی عورتوں کے لئے پردے کا معیار ذرا نرم رکھا گیا ہے لیکن جب وہ اس کام سے فارغ ہو کر اپنے معمول کی زندگی میں آئیں پردے کا دوسرا انتظام جاری ہونا ہونا چاہیئے۔ اس لئے کہ اکثر جگہوں پر کام کے کپڑے الگ ہوتے ہیں اور گھر یا باہر جانے کے کپڑے الگ ہوں گے۔ پھر بڑی عمر کی عورتیں ہیں ان کو بھی قرآن اجازت دیتا ہے کہ وہ اگر اس عمر سے تجاوز کر چکی ہیں کہ ناپاک لوگوں کی گندی نظریں ان پر نہ پڑیں تو چادر لے سکتی ہیں۔ تاہم ان سب اقسام کی عورتوں میں انفرادی فیصلے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ یہ فیصلے جماعتی نظام کرے گا۔ حضور نے فرمایا جو عورتیں کام کے لئے نکلتی ہیں ان کو پردے میں نرمی دی جاتی ہے مگر وہ سنگھار پٹار کر کے نہ نکلیں سنگھار پٹار کا کام سے کوئی تعلق نہیں۔ حضور نے فرمایا ان حد بندیوں میں سختی کی جائے گی اور سب سے پہلے میں اپنے دل پر سختی کروں گا۔ اور اگر کسی بچی کو جماعت سے نکال پڑا تو راتوں کو اٹھ کر اللہ کے حضور گریہ و زاری کروں گا کہ اللہ تعالیٰ ایسی صورت سے مجھے بچائے۔ حضور نے فرمایا یہ باتیں تو میں اس لئے کرتا ہوں کہ تنبیہہ کے تقاضے پورے ہو سکیں۔

مردوں کو تنبیہہ

حضور نے فرمایا اب میں مردوں کو بھی تنبیہہ کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ان کی عورتوں بچیوں نے اسلام کی خاطر اسلامی پردہ اختیار کرنے کا فیصلہ کیا تو وہ اس کی راہ میں روک نہ بنیں۔ اگر انہوں نے ایسا کیا تو اس کے نتائج کے ذمہ دار وہ خود ہوں گے۔ ہرگز کسی احمدی بچی کے اسلامی پردے کی راہ میں کسی مرد کو حائل نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ خود ان کے لئے اور ان کے گھر دل کے لئے بہتر ہے۔ اصل زندگی تو دین کا فیشن ہے۔ زندگی کا اصل فیشن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سیکھیں۔

حضور نے فرمایا ایک مشکل پردہ اختیار کرنے میں یہ پیش آتی ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ سوسائٹی ان کو حقیر سمجھے گی۔ جن احمدی عورتوں نے پردے کے معاملے میں کمزوری دکھائی ہے۔ اللہ کے فضل سے مجھے یقین ہے کہ ان میں کوئی بے حیائی کا عنصر شامل نہیں ہے۔ بلکہ اس نفسیاتی کمزوری نے ان سے پردے چھڑوا دیئے ہیں کہ وہ برقعے پہنیں گی تو لوگ انہیں پاگل سمجھیں گے حضور نے فرمایا یہ یاد رکھیں کہ عزت نفس اور دوسرے کی عزت کرنا اس کے کردار سے پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے عظمت کردار پیدا کریں۔ اس کے نتیجہ میں آپ معزز قرار پائیں گے۔

بچیوں کو یہ بات سمجھانے کی ضرورت ہے کہ آپ ایک عظیم مقصد کے لئے زندہ ہیں۔ آپ محسوس کریں کہ خدا نے آپ کو عزت عطا کی ہے آپ کو اگلے وقتوں کے لوگ کہا جائے گا تو یہی آپ کا بہت بڑا اعزاز ہو گا کہ آپ کو اس وقت سے ملایا جائے گا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وقت تھا اور وقت نے جتنی رفعت آنحضرت کے زمانہ میں حاصل کی۔ اس سے نہ پہلے کبھی کوئی حاصل کی نہ بعد میں کرے گا۔ لوگ آپ کو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بچیاں اور دیوانیاں کہیں گے۔ آپ اس گندی دنیا کی فرزانیوں سے ہزار ہا بہتر ہیں۔ اس طرح سے سوچیں تو یہ پردے تکلیف کی بجائے لطف کا موجب بن جاتے ہیں۔ یہ قربانی ہے ہی نہیں یہ نعمت بن جاتی ہے دعا کریں کہ اللہ آپ کو یہ رفعت برقرار رکھنے کی توفیق دے آمین۔

اس کے بعد حضور نے آخر میں مختصر طور پر وقف جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا اور کہا کہ کسی خاص تحریک کی ضرورت نہیں۔ میں جانتا ہوں جماعت اس میں پہلے سے ہی بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہے۔ چونکہ وقف جدید بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ احباب پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لینے کی توفیق پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ ایک بجکر گیارہ منٹ پر شروع ہوا اور ایک بجکر ۴۳ منٹ پر ختم ہوا۔ اس طرح سے حضور نے ۳۲ منٹ خطبہ ارشاد فرمایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضلع جھنگ کے سابق فوجیوں کا اجلاس عام

یکم جنوری ۱۹۸۳ء کو ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر ضلع جھنگ کے سابق فوجیوں کا ایک اجلاس عام جناح ہال ڈسٹرکٹ کونسل جھنگ میں زیر صدارت جناب رفعت نواز پیرزادہ صاحب ڈپٹی کمشنر و صدر ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ جھنگ منعقد ہوا۔ جس میں ضلع بھر کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں سابق فوجیوں کی فلاح و بہبود سے متعلق متعدد تجاویز پر غور کیا گیا، نمائندگان نے اپنے اپنے حلقہ میں پیش آمدہ مشکلات بیان کیں اور جناب ڈپٹی کمشنر صاحب نے موقع پر ہی ان کے متعلق کارروائی کرنے کا ارشاد فرمایا:۔

اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ جس کے بعد محترم الحاج محمد امیر صاحب سیکرٹری ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ جھنگ نے سالانہ رپورٹ کارگزاری پڑھ کر سنائی۔ آپ نے ۱۹۸۲ء کے دوران سابق فوجیوں کی فلاح بہبود سے متعلق کی گئی کوششوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ بعض نئی تجاویز کے ساتھ ساتھ آپ نے گذشتہ اجلاس کی بعض ایسی تجاویز کا بھی ذکر فرمایا جن پر ابھی کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ محترم ڈپٹی کمشنر صاحب نے ضلعی محکموں کے سربراہوں سے جو موقع پر موجود تھے۔ ان کے متعلق فوری کارروائی کرنے کا ارشاد فرمایا۔

رپورٹ کارگزاری کے بعد محترم ڈپٹی کمشنر صاحب نے سابق ڈپٹی کمشنر و صدر ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ جھنگ جناب شہزاد حسن صاحب پرویز حال ڈپٹی کمشنر ضلع سرگودھا) کی طرف سے بعض سول اور ایکس سروس احباب کو حسن کارکردگی کی بناء پر سندات خوشنودی عطا کیں۔ جن کارکنوں کو سندات خوشنودی عطا کی گئیں ان میں حلقہ ربوہ کے ویلفیئر آفیسر سلطان احمد صاحب پیر کوٹی بھی شامل ہیں۔

اس کے بعد آپ نے حاضرین اجلاس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا آج کے اجلاس کا مقصد یہ ہے کہ ہم سب اکٹھے مل بیٹھیں۔ اپنی مشکلات اور مسائل بتائیں اور پھر ان کو حل کرنے کی کوشش کریں۔

آپ نے سابق فوجیوں کو یقین دلایا کہ ہم آپ کے مسائل کو حل کرنے کے لیے بھرپور کوشش کریں گے۔ اور آپ سے تعاون کرتے رہیں گے۔ آپ وقتاً فوقتاً متعلقہ محکموں کے سربراہوں کے پاس بھی جائیں۔ ان سے اپنی مشکلات بیان کریں گے۔ وہ انشاء اللہ آپ سے ہر ممکن تعاون کریں گے لیکن یہ یاد رکھیں کہ کسی سوسائٹی میں معجزات نہیں دکھائے جا سکتے۔ ہماری کوشش یہ ہوگی کہ ایمانداری سے کام کریں، لیکن بعض کام وقت چاہتے ہیں پھر اس سلسلہ میں آپ کو خود بھی محنت کرنا ہوگی۔ آئندہ جون میں منعقد ہونے والی میٹنگ میں آپ کو اپنی کوششوں کے نتیجہ سے آگاہ کیا جائیگا۔

آپ نے جملہ ضلعی سربراہوں کو تاکید کی کہ وہ اپنے اپنے محکموں میں سابق فوجیوں کے حکومت کے مقرر کردہ کوٹہ کے حکم پر عمل درآمد کو یقینی بنائیں اور سابق فوجیوں سے ان کے مسائل کے حل میں پورا پورا تعاون کریں۔

آپ نے ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ جھنگ کے کام پر اظہار خوشنودی کرتے ہوئے فرمایا۔ بورڈ کے فائلز میں نے دیکھے ہیں اور پھر رپورٹ کارگزاری بھی سنی ہے۔ مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ بورڈ میں جان ہے اور آپ لوگوں میں کام اور خدمت کی گنجائش پائی جاتی ہے ہماری دعا ہے کہ آپ کو اس سے بڑھکر کام اور خدمت کی توفیق ملے۔ اجلاس کے اختتام پر ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ کی طرف سے حاضرین کی چائے اور بسکٹوں سے تواضع کی گئی۔ (نامہ نگار)

انگریزی دان احباب متوجہ ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے تحت جلسہ سالانہ کی تقاریر کے مختلف زبانوں میں تراجم کروانے کا پروگرام ہے جو احباب اردو سے انگریزی میں ترجمہ کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں وہ مہربانی فرما کر اولین فرصت میں وکالت تبشیر کو آگاہ فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(وکیل التبشیر)

اطفال الاحمدیہ توجہ کریں

آپ کی اس سہ ماہی کے مقابلے کا عنوان "ابن عربیؒ" ہے۔

ابن عربیؒ ایک دفعہ حلب میں گورنر کے عطا کردہ عالیشان مکان میں مقیم تھے کہ ایک فقیر انکے پاس آیا اور ان سے سوال کیا۔ ابن عربیؒ کے پاس اس وقت دینے کے لیے کچھ بھی نہ تھا، تاہم انھوں نے اس کو خالی ہاتھ واپس نہ جانے دیا اور اپنا عالیشان مکان اسے دے ڈالا۔

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس انصاراللہ ضلع کا اجتماع

مکرم عبداللطیف صاحب ستکوہی ناظم انصاراللہ ضلع لاہور

مورخہ ۳ دسمبر/فتح ۱۳۶۱ ہش/۱۹۸۲ء بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور ضلع لاہور کی مجالس انصاراللہ کا ایک اجتماع زیر صدارت مکرم چوہدری حمید نصراللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور منعقد ہوا۔ تقریب کا آغاز دو بجکر چالیس منٹ پر تلاوت کلام پاک سے ہوا جو مکرم خالد سیف اللہ صاحب نے کی بعدہٗ نمائندہ مجلس مرکزیہ مکرم منور شمیم صاحب خالد نے تمام انصار سے کھڑے ہو کر انصاراللہ کا عہد دہرایا۔ عہد کے بعد خاکسار راقم نے ضلع کی مجالس کی سرگرمیوں اور کامیابیوں کی رپورٹ پیش کی اور کہا کہ اصلاح ضلع لاہور نے کارکردگی کی بنا پر تیسری پوزیشن حاصل کی ہے نیز امسال گذشتہ سال کے ایک سائیکل سوار کے مقابلہ پر ۹ انصار سائیکل پر سالانہ اجتماع کے لئے مرکز پہنچے اور انشاء اللہ اگلے سال ضلع لاہور سے ایک صد انصار سائیکلوں پر مرکز جائیں گے۔ بعدہٗ مکرم منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے نہایت سادہ اور مؤثر انداز میں ہمارے عظیم الشان مقاصد زندگی اور فرائض کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے انصار کو تبلیغ و اشاعت اسلام کے ضمن میں عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ کے بعد مکرم منور شمیم خالد صاحب نمائندہ مجلس مرکزیہ نے ضلع لاہور کی مجالس کی حیثیت و اہمیت واضح کرتے ہوئے ضلعی کارکردگی کے کوائف اور اعداد و شمار کی روشنی میں دوسرے اضلاع سے موازنہ کیا اور انصار ضلع لاہور پر واضح کیا کہ ابھی انہیں بہت سے شعبوں میں باقاعدہ منصوبہ بندی شروع کر کے کام کو ٹھوس بنیادوں پر آگے بڑھانا ہے۔ کوئی ایک کامیابی خوشی کا باعث ضرور بنتی ہے لیکن وہ کامیابی اپنے ساتھ مزید بڑی ذمہ داری بھی عائد کرتی ہے اور ایک مومن کا قدم ہمیشہ آگے بڑھنا چاہیئے لہٰذا جو کامیابی حاصل ہو اسے مستحکم اور مضبوط کیا جائے۔ آخر میں صدر اجلاس جناب مکرم چوہدری حمید نصراللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے مجلس کے عہدیداران کو توجہ دلائی کہ انصاراللہ کے اجتماع کے لئے باقاعدہ پروگرام بنا کر اس کی مناسب اور مؤثر رنگ میں تشہیر ہونی چاہیئے تاکہ زیادہ سے زیادہ انصار ایسے اجتماعات سے مستفیض ہو سکیں۔ آپ نے فرمایا ایسے اجتماع جمعہ کی بجائے کسی دوسرے عام رخصت والے دن منعقد کئے جائیں تو زیادہ مفید ثابت ہوں گے۔ آپ نے زور دیکر کہا کہ انصار اپنے مرکزی پروگرام اور ہدایات کو منصوبہ بنا کر عملی جامہ پہنانے کی بھرپور کوشش کریں تاکہ ضلع لاہور اپنے مقام اور مرتبہ کے مطابق نمایاں کارکردگی کا مظہر مثالی ضلع بن جائے۔ صدر اجلاس کی مؤثر تقریر کے بعد سائیکل سفر کرنے والے انصار کو اسناد تقسیم کی گئیں۔ اس کے بعد ایک دوست نے درثمین سے ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔ آخر میں صدر اجلاس نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح سوا چار بجے یہ اجلاس برخاست ہوا۔ اجلاس کے بعد زعماء، زعماء اعلیٰ اور مجلس عاملہ ضلع لاہور کا ایک مشترکہ اجلاس نمائندہ مجلس مرکزیہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مختلف امور و مسائل پر مفید باہمی تبادلہ خیالات بھی ہوا۔

حضرت اقدس کا ارشاد دربارہ زکوٰۃ

"اگر میری جماعت میں ایسے احباب ہوں جو ان پر بوجہ املاک و اموال و زیورات وغیرہ کے زکوٰۃ فرض ہو تو ان کو سمجھنا چاہیئے کہ اس وقت دین اسلام جیسا غریب اور یتیم اور بے کس کوئی بھی نہیں اور زکوٰۃ نہ دینے میں جس قدر تہدید شرع میں وارد ہے وہ بھی ظاہر ہے۔ اور عنقریب ہے جو منکر زکوٰۃ کافر ہو جائے پس فرض عین ہے جو اس راہ میں اعانت اسلام میں زکوٰۃ دی جاوے" (نشان آسمانی صفحہ ۴۹)

حضور اقدس کا ارشاد کسی وضاحت و تشریح کا محتاج نہیں ہے پس صاحب نصاب احباب و خواتین سے گذارش کی جاتی ہے کہ ان پر جسقدر بھی زکوٰۃ واجب الادا ہو مرکز سلسلہ میں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال و نفوس میں مزید برکت دے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

سو فیصد بجٹ ادا کرنیوالے اضلاع

خدا تعالیٰ کے فضل سے اضلاع کراچی اور سانگھڑ کی تمام مجالس کے بجٹ سو فیصد ادا ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ ان اضلاع کے ناظمین صاحبان تمام مجالس کے زعماء اعلیٰ، زعماء صاحبان اور اراکین کرام کو اپنے فضلوں سے نوازے اور اموال میں برکت بخشے۔ آمین۔

(قائد مال مجلس انصاراللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۵۱۳۰

مَیں عبدل اقبال یوسف ولد ابوبکر یوسف صاحب قوم۔ پیشہ الیکٹریشن عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۸۲ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵۰ روپے ماہوار بصورت الیکٹریشن مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- عبدل اقبال یوسف ولد ابوبکر یوسف صاحب

4, MORALARI STREAT

AGIDINGBI LOGOS

گواہ شد ۱:- محمد اجمل شاہد امیر و مبلغ انچارج نائیجیریا۔

گواہ شد ۲:- شمس ابراہیم احمدیہ مسلم مشن لیگوس نائیجیریا۔

مسل نمبر ۲۵۱۳۱

مَیں MAHMUD KOLANOLE IDRIS/ MUHAMAD MUHEEB ولد LAMAE قوم۔ پیشہ BANKE عمر ۳۳ سال بیعت ۱۹۶۵ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۵/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے

مَیں اقرار قانونی و شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۸۱۳-۵۰ ماہوار بصورت BANKER مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد:- MUHAMMAD MUHEEB

LAMRE IBADAN UNION BANK

BANK ROAD IBADAN NIGERIA

گواہ شد ۱:- محمد اجمل شاہد امیر و مبلغ انچارج نائیجیریا۔

گواہ شد ۲:- ظفر احمد سرور ابن مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ حال نائیجیریا

مسل نمبر ۲۵۱۳۳

مَیں BUKA MASSAQUI ولد ALAJI-MANA-MASSAQUI قوم۔ پیشہ سنار۔ عمر ۷۵ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن سیرالیون بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) مکان پرانا اور ایک نیا مکان مالیتی -/۵۰۰ لیون اور -/۲۰۰ لیون (۲) مشین گولڈ بٹنگ مالیتی -/۵۰۰ لیون۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰ لیون ماہوار بصورت سنار سے مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- ALAAJI MANA

بمقام B.O MASSAQUI

پوسٹ بکس نمبر ۱۱ سیرالیون۔ ضلع BO

گواہ شد ۱:- (ولد مذکور) ABU MASSAQUI

گواہ شد ۲:- چوہدری خلیل احمد مبشر مبلغ سلسلہ سیرالیون۔

مسل نمبر ۲۵۱۳۴

مَیں MADAM AMIE KORO MA زوجہ ALHAJI MANNA MASSAQUI قوم۔ پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن B.O ضلع BO سیرالیون۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) ایک کمرہ مالیتی -/۲۵۰ لیون

(۲) حق مہر -/۱۰ لیون (۳) BEDS BOXES مالیتی -/۲۵۰ لیون۔

"مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔"

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵ لیون ماہوار مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- MADAM AMIE KORO MA

P.O.BOX-11-BO سیرالیون۔

گواہ شدہ ۱:- مصطفیٰ صاحب ابن ابراہیم سیرالیون

گواہ شدہ ۲:- خلیل احمد مبشر مبلغ سلسلہ۔

مسل نمبر ۲۵۱۳۵

مَیں HUSSAIN DAWODU ولد ALHAJ SHAFIU AKANJI قوم۔ پیشہ کسان عمر ۵۱ سال — DAWOD بیعت ۱۹۷۱ء ساکن نائیجیریا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

"مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔"

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵۰ روپے ماہوار بصورت کاشتکاری مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہو حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- ALHAJ SHAFIU AKANJI DAWODU-P.O.BOX 911 ABEOKUTH نائیجیریا

گواہ شد ۱:- محمد اجمل شاہد امیر مبلغ انچارج نائیجیریا

گواہ شد ۲:- ظفر احمد سرور مبلغ سلسلہ نائیجیریا۔

سال کے آخر میں چندہ دینے والوں کیلئے خدشہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں۔

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سال کے آخر میں دے دیں گے بعض اوقات وہ دے ہی نہیں سکتے۔ جو لوگ آخر وقت میں نماز ادا کرنے کے عادی ہیں وہ بھول بھی جاتے ہیں۔ پہلے دینے کا ثواب زیادہ ہوتا ہے ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ اُسے چھوڑا جا سکے۔"

حضور کے مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں مجاہدین تحریک جدید سے التماس ہے کہ وہ وعدوں کی رقوم جلد از جلد ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عہدیداران مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء کے لیے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے اراکین خصوصی اور عہدیداران کی تفصیل ذیل منظوری عطا فرمائی ہے۔

اراکین خصوصی

۱۔ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب
۲۔ محترم مرزا منور احمد صاحب
۳۔ محترم چوہدری احمد مختار صاحب
۴۔ محترم چوہدری انور حسین صاحب
۵۔ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب
۶۔ محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ ریجنل امیر لندن
۷۔ محترم عبدالوہاب آدم صاحب گھانا
۸۔ محترم مظفر احمد صاحب ظفر امریکہ
۹۔ محترم یحییٰ پنتو صاحب انڈونیشیا
۱۰۔ محترم موین ہنسن نوح صاحب ڈنمارک

عہدیداران

۱۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب	نائب صدر و قائد بیرون
۲۔ صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب	نائب صدر صف دوم
۳۔ چوہدری شبیر احمد صاحب	نائب صدر و قائد تحریک جدید
۴۔ چوہدری عبدالقادر صاحب	قائد عمومی
۵۔ لئیق احمد صاحب طاہر	قائد تربیت
۶۔ مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر	قائد اصلاح و ارشاد
۷۔ منور شمیم صاحب خالد	قائد تعلیم
۸۔ صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب	قائد زراعت و صحت جسمانی
۹۔ عبدالرشید صاحب غنی	قائد مال
۱۰۔ ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی	قائد اشاعت
۱۱۔ محمد اسلم صاحب صابر	قائد تجنید
۱۲۔ مولوی محمد بشیر صاحب شاد	قائد وقف جدید
۱۳۔ چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال	قائد اطفال
۱۴۔ صوفی غلام محمد صاحب	آڈیٹر
۱۵۔ اللہ بخش صاحب صادق	زعیم اعلیٰ ربوہ

اللہ تعالیٰ ان سب کا ہادی و رہبر اور مددگار ہو اور مقبول خدمت بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

ضروری اعلان برائے لجنات

مجلس شوریٰ میں لجنہ مرکزیہ کا چندہ ممبری کے متعلق ہونے والا فیصلہ کہ ہر سروس کرنے والی بہن ایک روپیہ فی صد آمد پر ادا کرے کے مطابق اپنا نئے سال کا بجٹ دوبارہ اپنی لجنہ کی ممبرات کا جائزہ لے کر تیار کر کے دفتر لجنہ مرکزیہ میں جلد از جلد بھجوائیں۔ اسی طرح سالانہ اجتماع کا ڈیڑھ روپے سالانہ فی ممبر پر بجٹ بنائیں۔ شکریہ

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

پیور بے بی ٹانک: بچوں کو صحت مند بناتا ہے۔ ۱۲/-
پیور الفلف ٹانک: ہر قسم کی کمزوری دور کرنے کے لئے ۲۶/-
پیور گولڈ ڈراپس: دل کی طاقت کی فوری دوا ۱۵/-
گیسٹ کیور: بدہضمی اور گیس کی عظیم دوا ۱۵/-
فیسلین: چہرے کی چھائیوں کے لئے ۳۰/-
پیور برین ٹانک: دماغی طاقت کے لئے ۲۰/-
شاہ ہومیو پیتھک اسٹور رحمت بازار ربوہ

چندہ وقف جدید دفتر اطفال

میری ناصرات بہنو؟

اپنے آپ سے اس سوال کا جواب مانگو کہ کیا آپ نے حضور کے ارشاد کے مطابق چندہ وقف جدید ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو ابھی جاؤ اور سیکرٹری صاحب مال کو چندہ وقف جدید جمع کروا کے پیارے اللہ جیا کی برکتوں کی وارث بنو۔

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مکرم قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی انتقال فرما گئے

یکم جنوری ۱۹۸۳ء محترم قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی بعمر ۸۲ سال ۳۱ دسمبر کی رات کو راولپنڈی میں انتقال فرما گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

قاضی عبدالرحیم صاحب بھٹی مرحوم جو حضرت اقدس کے ۳۱۳ ساتھیوں میں سے تھے کے چار صاحبزادگان قاضی بشیر احمد صاحب قاضی عبدالسلام صاحب، قاضی مبارک احمد صاحب اور قاضی منظور احمد صاحب میں سب سے بڑے تھے۔ آپ نے حضرت پیر منظور احمد صاحب موجد قاعدہ یسرنا القرآن سے یسرنا القرآن کی کتابت سیکھی اور پچاس سال تک اس طرز کے قاعدے اور قرآن مجید لکھتے رہے مصری طرز کتابت کے بھی بہت ماہر تھے چنانچہ حضرت اقدس کی تفسیر سورہ فاتحہ مطبوعہ ادارۃ المصنفین ربوہ میں جس قدر عربی حوالہ جات آئے وہ ان کے لکھے ہوئے ہیں اردو کا خط بھی آپ کا نہایت اچھا تھا تفسیر کبیر سورۃ یونس تا کہف جن پانچ کاتبوں نے لکھی ان میں سے ایک یہ بھی تھے اسی طرح سلسلہ کی کتب کی کتابت کرنے میں بھی ان کا کافی حصہ تھا۔

۱۹۴۷ء کی ہجرت کے بعد راولپنڈی میں رہائش اختیار کی۔ اپنے کتابت کے کام کے علاوہ تبلیغ ان کا مرغوب مشغلہ تھا چنانچہ محترم محمد اسد اللہ صاحب قریشی مرحوم مربی سلسلہ کو قاضی صاحب کی تبلیغ سے ہی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف رغبت پیدا ہوئی مرحوم نے اپنے پیچھے چار لڑکے اور پانچ لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ سب سے بڑے لڑکے منیر احمد بھٹی لندن میں ہوتے ہیں۔ جو وفات سے ایک ہفتہ پہلے راولپنڈی پہنچ چکے تھے۔ دوسرے لڑکے کبیر احمد صاحب بھٹی جنگھم (انگلستان) میں رہائش پذیر ہیں اور تیسرے حمید احمد صاحب بھٹی ہیرس برگ امریکہ میں ہیں چوتھے رشید احمد صاحب بھٹی ۲۵۵/۶ سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی میں ہیں۔ لڑکیوں میں سے تین پاکستان میں اور دو لندن اور ٹورانٹو میں ہیں۔

یکم جنوری کو جنازہ راولپنڈی سے ربوہ لایا گیا۔ از راہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ بعد نماز ظہر پڑھائی اور مرحوم بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ مکرم قاضی عبدالسلام صاحب نے قبر تیار ہونے پر دعا کروائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم قاضی صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(ابوالمنیر نورالحق مینیجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین ربوہ)

سالانہ نمبر
ماہنامہ خالد ربوہ
جنوری ۱۹۸۳ء

ضخامت ۱۴۰ صفحات | ۱۹ رنگین تصاویر | یورپ کے اخبارات کے تراشوں سے بھرپور | آفسٹ کتابت و طباعت

الحمد للہ خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو یہ توفیق ملی ہے کہ وہ جلسہ سالانہ پر اپنے معزز قارئین کی خدمت میں حضور ایدہ اللہ کے پہلے دورۂ یورپ پر مشتمل ماہنامہ خالد کا سالانہ نمبر پیش کرے۔

آپ اس میں کیا پائیں گے

- اجتماع خدام الاحمدیہ سپین اور غلبۂ اسلام کے تذکرہ پر مشتمل حضور کا اختتامی خطاب
- حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ کی رنگین تصاویر
- حضور کے پہلے دورۂ یورپ کی اہمیت و افادیت پر مشتمل حضور کے ہمرکاب ساتھیوں کے مضامین
- ممتاز احمدی شعراء کا منظوم کلام
- اور بہت سے دوسرے قیمتی مضامین
- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ سے متعلق یورپ کے اخبارات کے تراشے معہ ترجمہ
- اشتہارات کے محدود صفحات ——— محدود اشاعت

آج ہی ہمارے ایجنٹ حضرات، قائدین علاقہ و اضلاع و مجالس کے ذریعہ یا براہ راست مرکز سے طلب فرما کر استفادہ فرمائیں!

نوٹ:۔ جو خریدار جلسہ پر حاصل نہیں کر سکے۔ ان کو ۱۵ جنوری ۱۹۸۳ء کے بعد بھجوایا جائے گا۔

قیمت صرف چھ روپے

(مینیجر ماہنامہ "خالد" ربوہ)